مصلح موعودؓ اور ربوہ

ارضِ ربوہ جس کی شاہد ہے وہ معمولی نہ تھا

قدیم سے یہ سنت چلی آ رہی ہے کہ اللہ کے پیاروں اور برگزیدوں کو اُن کے اصل مقام سے بعض اوقات ہجرت کرنی پڑتی ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو 18 ستمبر 1894ء کو "داغ ہجرت" کے نام سے ایک الہام ہوا۔ یہ الہام جماعت میں قادیان سے احمدیوں کے انخلاء اور پاکستان ہجرت کرنے کے بعد ربوہ کے قیام پر چسپاں کیا جاتا ہے۔

1947ء میں ہندوستان کی تقسیم کے وقت جماعت احمدیہ نے دیگر مسلمانوں کی طرح پاکستان کی طرف ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا۔ قادیان جیسے روحانی اور جذباتی مرکز سے جدائی ایک مذہبی جماعت کے لئے بہت بڑا ابتلا تھا۔احباب جماعت کے دل پارہ پارہ ہو رہے تھے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ کی سب سے بڑی خواہش تھی کہ فوراً جماعت کا ایک نیا مرکز بنایا جائے جہاں قادیان کی طرح احمدی احباب جو ہندوستان سے ہجرت کر کے پاکستان آئے ہیں وہاں آباد ہو سکیں اور جماعت کو اکٹھا کر کے نئے سرے سے قادیان کی طرح اسلامی طرز پر مرکزی ادارے قائم ہوں۔

25 ستمبر 1947ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے چوہدری عبدالعزیز صاحب سیشن جج سرگودھا کو رتن باغ لاہور مشورہ کے لئے بلایا اور اُن کے ساتھ میٹنگ ہوئی اور مختلف جگہیں زیرِ بحث آئیں جیسے ننکانہ صاحب ، ضلع سیالکوٹ، پسرور، کلاس والا، شکرگڑھ، کھوٹہ اور چناب نگر کے کنارے والی جگہ جو پہاڑوں کے درمیان ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے نئے مرکز کے متعلق جو رؤیا دیکھی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ آپؓ نے دیکھا کہ قادیان پر حملہ ہوا ہے اور احمدیوں کو قادیان چھوڑنا پڑ اہے۔سب پریشان تھے کہ کہاں جائیں کہ ایک شخص نے کہا آپ پہاڑوں پر جائیں وہاں محفوظ ہوں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ:

" اس رؤیا کے مطابق یہ جگہ مرکز کے لئے تجویز کی گئی ہے۔چنانچہ میں یہاں آیا اور میں نے کہا ٹھیک ہے خواب میں جو مَیں نے مقام دیکھا تھا اس کے اردگرد بھی اسی قسم کے پہاڑی ٹیلے تھے۔ صرف ایک فرق ہے اور وہ یہ کہ مَیں نے اُس میدان میں گھاس دیکھا تھا مگر یہ چٹیل میدان ہے۔اب بارشوں کے بعد کچھ کچھ سبزہ نکلا ہے۔ ممکن ہے کہ ہمارے آنے کے بعد اللہ تعالیٰ یہاں گھاس بھی پیدا کر دے اور اس رقبہ کو سبزہ زار بنا دے۔"

(حضرت مصلح موعودؓ کا افتتاحی خطاب ربوہ۔الفضل جلسہ سالانہ نمبر 1964ئ)

ایسا معلوم ہوتا کہ شروع ہی سے یہ خطۂ زمین اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کے غلام اور عاشقِ صادق حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کے لئے مخصوص کرر کھا تھا۔اس علاقہ کی آبادی کا کام حضرت مسیح موعودؑ کے اولوالعزم پسرِ موعود نے خدا تعالیٰ کی رہنمائی سے شروع کر کے مکمل کیا۔اس علاقہ کو خدا کی تائید و نصرت کے بغیر آباد کرنا ناممکن تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے نئے مرکز کا مقصد ان الفاظ میں بیان فرمایا:۔

" یہ جگہ خدا تعالیٰ کے ذکر کے بلند کرنے کے لئے مخصوص ہونی چاہئے۔یہ جگہ خداتعالیٰ کے نام کے پھیلانے کے لئے مخصوص ہونی چاہیے۔یہ جگہ خداتعالیٰ کے دین کی تعلیم اور اس کا مرکز بننے کے لئے مخصوص ہونی چاہیے۔ہم میں سے ہر شخص کو کوشش کرنی چاہیے۔یہ ضروری نہیں کہ وہ اس کوشش میں کامیاب ہو سکے۔... اگر خداتعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں اعلیٰ مقام دے تو ہمیں کوشش کرنی چاہے کہ صرف ہم ہی نہیں بلکہ ہماری آئندہ نسلیں بھی اس مقام کو دین کا مرکز بنائے رکھیں اور ہمیشہ دین کی خدمت اور اس کے کلمہ کے اِعلاء کے لئے وہ اپنی زندگیاں وقف کرتے چلے جائیں۔"

(الفضل 16 اکتوبر 1949 صفحہ 3)

بعض منصوبے شروع تو کر لئے جاتے ہیں لیکن اس کے مستقبل کا کسی کو کوئی علم نہیں ہوتا کہ نتیجہ کیا ہو گا لیکن خدا تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو ربوہ کے مستقبل کے متعلق پہلے ہی سے کامیابی کی خبر دے دی تھی۔ چنانچہ آپؓ فرماتے ہیں:۔

"کہنے والے کہیں گے کہ ربوہ میں کون آئے گا۔ہم کہتے کہ اور کوئی نہ آئے تو خداتعالیٰ کے فرشتے آئیں گے اور ہم ان فرشتوں کے لئے یہ عمارتیں بنوا رہے ہیں۔کہنے والے کہیں گے کہ کون آئے گا۔ہم کہتے ہیں خدا آئے گا۔ اور اس زمین کو اپنی برکت سے بھر دے گا۔اور یقینا ہر مومن اپنے فرض کو سمجھتے ہوئے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر عائد ہوتا ہے اپنے چندوں اور قربانیوں میں بڑھتا چلا جائے گا۔بے شک وہ لوگ بھی ہوں گے جو کہیں گے کہ تم اپنے مال کو ضائع کر رہے ہو مگر درحقیقت تم اپنے مال کو ضائع کرنے والے نہیں ہو گے۔تم ایک بیج بو رہے ہو گے۔تم اپنی آئندہ نسل کی ترقی کے لئے ایک کھیتی تیار کر رہے ہو گے۔آخر میں لوگ جو تم پر ہنسی اڑانے والے ہوں گے فاقوں سے مر رہے ہوں گے اور تم جنہیں یہ کہا جاتا ہے کہ اپنا مال ضائع کر رہے ہو تم کھیتوں سے غلہ بھر بھر کر اپنے گھروں میں لا رہے ہو گے اور وہ غلہ جو تمہاری خوشحالی کا بھی موجب ہو گا۔پس جماعت کو قربانی کے مواقع پر اپنے اردگرد کے حالات اور دنیا کے تغیرات سے خائف نہیں ہونا چاہئے۔"

(الفضل 3 اپریل 1949ء صفحہ 5)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ:۔

"یہ کبھی وہم نہ کرنا کہ ربوہ اجڑ جائے گا۔ربوہ کو خداتعالیٰ نے برکت دی ہے۔ربوہ کے چپے چپے پر اللہ اکبر کے نعرے لگے ہیں۔ربوہ کے چپے چپے پر محمد ﷺ پر درود بھیجا گیا ہے۔خداتعالیٰ اس زمین کو کبھی ضائع نہیں کرے گا جس پر نعرۂ تکبیر لگے ہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا گیا ہے۔یہ بستی قیامت تک خداتعالیٰ کی محبوب بستی رہے گی اور قیامت تک اس پر برکتیں نازل ہوں گی۔اس لئے یہ کبھی نہیں اجڑے گی، کبھی تباہ نہ ہو گی۔بلکہ محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا دنیا میں کھڑا کرتی رہے گی۔انشاء اللہ تعالیٰ۔"

(الفضل نمبر 63 ، 1957ء)

ربوہ رہے کعبہ کی بڑائی کا دعا گو   کعبہ کو پہنچتی رہیں ربوہ کی دعائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ذات سراسر الٰہی نشانات کا مرقع تھی۔آپ کا مقام، آپ کی بلند مرتبت اور آپ کی عظمت کا آپ کو خود بھی احساس تھا کہ آپ کا وجود خدا ئی نشانات کا مظہر ہے۔اسی لئے تو آپ نے خود اپنے متعلق فرمایا:

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ ملت کے اس فدائی پر رحمت خدا کرے

اس عظیم المرتبت وجود نے جو عظیم کام کئے اُنہیں میں سے ایک ربوہ کا قیام ہے۔ربوہ میں انسان کو مکمل طور پر جماعتی نظام، اس کی اہمیت اور وسعت کا علم ہوتا ہے۔اسی طرح مرکزی دفاتر صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، وقف جدید، دارالضیافت، خلافت لائبریری اور ذیلی تنظیموں کے دفاتر ، ان کے طریق کار اور وسعت اور ترقی کا اندازہ ہوتا ہے کہ کس طرح خدا کے فضل ، انعامات اور اس کی رحمتیں جماعت احمدیہ پر نازل ہو رہی ہیں۔اس سے ایمان و ایقان اور علم میں ترقی ہوتی ہے۔ربوہ ایک ایسا مقام ہے جس کی بنیاد ایسے عظیم اور بابرکت وجود نے دعاؤں کے ساتھ اور اس سرزمین کے چاروں کونوں پر جانوروں کی قربانی کے ساتھ رکھی۔یہ اس عظیم وجود کی دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے کہ وہ جگہ جہاں نہ کوئی آبادی تھی نہ پانی، نہ سایہ دار درخت تھا سوائے کانٹے دار جھاڑیوں کے۔اور وہ جگہ جہاں سے دن کو گزرتے ہوئے بھی خوف آتا تھا۔اور وہ جگہ جہاں کبھی سانپ، گیڈروں اور جنگلی جانوروں کا قبضہ تھا۔آج اس جگہ کا یہ عالم ہے کہ اسی سے شیریں پانی بھی نکل رہا ہے۔اور ہر قسم کے پھول اور پھول دار پودے بھی لہلہاتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔وہ جگہ جہاں کوئی مکین نہ تھا اب اس کی آبادی ہزاروں میں ہے۔نہ صرف مادی لحاظ سے بلکہ روحانی لحاظ سے بھی یہ جگہ جنت کا ایک مقام ہے۔اس بابرکت مقام میں تین خلفائے احمدیت رونق افروز رہے۔یہاں فرشتوں کا نزول ہوتا رہا اور اب بھی ہوتا ہے۔الغرض یہ وہ مقام ہے جو زندہ خدا کے زندہ نشانات پر مشتمل ہے۔اور آج ہم میں سے جو یہاں حاضر ہے وہ اس بات کا زندہ گواہ ہے کہ نہ صرف یہ جگہ زندہ و جاوید رہے گی بلکہ تا قیامت اس بستی کے ساتھ ساتھ اس بستی کے قائم کرنے والے پاک او رمقدس وجود اور پسرِ موعود کا تذکرہ بھی ساتھ ساتھ چلتا رہے گا اور کوئی شخص نہیں جو ربوہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ذکر کو الگ الگ کر سکے۔پس ہم بلا شبہ ، حق الیقین کے ساتھ ، علی الاعلان نہایت خوشی اور جذبے کے ساتھ یہ اعلان کر سکتے ہیں کہ

ارضِ ربوہ جس کی شاہد ہے وہ معمولی نہ تھا